تیغ جفا سی ظالم لیجاوین کاٹ سر کو
رہ جاے تن لہو مین یون تملا کہو تو

یہ ظلم جو ہوا ہی کیا ہو بیان اُس کا
دوزخ کی آنچ سی وان نانا بچا ہو جبکا
ان ظالمون بغیر ازا لیا جگر ہو کس کا
آتش دے خیمہ انکا یان دین چلا کہو تو

جب سر برہنہ عابد گرمی سی رہ نہ پایا
لرزی زمین اُسدم اور آسمان کانپا
غیر از ستم کسی نے سر کو نہ اُسکے ڈھانپا
ارض و سما مین ڈالا کیا زلزلہ کہو تو

جاتا تھا ماندگی سی ہر گام مین وہ جھک جھک
جس شخص کی کف پا تھی برگ گل سی نازک
وہ دشت اور پیادہ انصاف تو کرو ٹک
کیونکر قدم مین اُسکے کانٹا گلا کہو تو

جو شخص مصطفےٰ کی آنکھونکا نور ہووے
آرام سب طرح کا یون اُس سی دور ہووے
اور مرتضےٰ کے من کا یار و سرور ہووے
ہو سیکڑون بلا کا وہ مبتلا کہو تو

اہل حرم کو جسدم لیکر چلے وہ مردود
خورشید حشر کی بھی گرمی پڑی تھی افزود
جاتے تھے سر برہنہ دونون جہانکی بہبود
وہ دن انھونکے سر سے کیونکر ٹلا کہو تو

نامحرم اُنکے جسدم آنکھونکے آگے آتے
چادر نہ تھی کہ جس سی منھ کو لپیٹے جاتے
چہرے سی ملکے ماٹی شکل اپنی سب چھپاتے
یون خاک سی منھ اپنا کن نے ملا کہو تو

بس سودا اب تو آگے سننے کی کب ہی طاقت
آتی ہی سامعون کو جینے سی اب ندامت
اس سی زیادہ مت کہہ اہل حرم کی حالت
سمجھے گا کس زبان سے یہ مجملا کہو تو

مرثیہ مربع

یارو نہ اپنے خویش و فرزند کو رؤ تم
جو دانہ اشک کا ہو بیجا نہ اُس کو بو تم
آل نبی کے غم مین نت چشم تر رکھو تم
یہ تخم مغفرت ہے مت رائیگان کرو تم

فرزند کس کا ہوگا فرزند مرتضیٰ سا
ہی اقربا کسی کا احمد کے اقربا سا
کس کا ان کا قدر رتبہ ہے بنت مصطفےٰ سا
انصاف سی سخن کا میرے جواب دو تم

غم کھاے کسو کا یونکے غم کی ہوتے
رو دی ستم جنھون نی دیکھا جشم کی ہوتے
دل کو الم ہو کس کا انکے الم کے ہوتے
غمگین کسو کے خاطر انکے سوا نہ ہو تم

اس خاندان مین جو تھا سو مورد جفا تھا
سر تا قدم قد انکا اک آہ بے صدا تھا
جو گذری جنگلے اوپر وہ تسلیم و رضا تھا
بندے پھر ایسے پیدا ہونگے بھلا کہو تم

کیا چیز انکے آگے ہیں اقربا ہمارے
دنیا سے یوں گئے ہیں پیاسے نبی کے پیارے
کر یاد جنکو ہر دم ہم رو دیں تم ذرا تب
احوال سن جنھوں کا پانی نہ پھر پیو تم

نعمات جنکی خاطر دنیا میں خلق ہو دیں
جب خاک میں مجوّدہ کفن بھوکے سو دیں
اطفال انکے راتوں خاطر غذا کے رو دیں
تو پیٹ بھر کے کھاؤ نیند بھر کے سوؤ تم

کنبہ پدری یار و ساقی حوض کوثر
ہر امر میں جو کوئی الیوں کے ہو برابر
لکھے چلا ہوں تم میں بیمار ہو گئے پہ تجھ پر
تب بھی چھوڑا انکو غم انکے میں ارد و تم

تیغ ستم سے کسکا ہر اک کٹا ہے شانا
احمد سے ذرا کہ گھر میں اس ظلم کا ٹھکانا
تیر جفا کے لگے بھائی کا سینہ چھانا
تم میں کسی پہ یہ کچھ گذرا ہو تو کہو تم

الیوں کو قتل ہرگز خویش و تبار رہو دیں
سینے سے تیر و نیزے انکے دو سار ہو دیں
اور زخم تن پہ انکے جب وار پار ہو دیں
دل اپنے میں سمجھو تک غم کے فگار ہو تم

بھائی بھتیجے بیٹے داماد تم میں کس کے
صابر ہوں اس ستم کا اہل و عیال جسکے
اٹھتے ہوئے ہیں لاشیں ان نیزہ بازوں کے
وہ روئے تو بجا ہے مانع نہ انکے ہو تم

تم میں سے بھی کسیکا شش ماہہ طفل مارا
جیتوں کے منہ نہ رکھا پانی جوانے وارا
یعنی جنگ میں آب پیکاں کسکا پیا لہو جدا را
گذرا انہیں کسی پر یہ ظلم مانو تو تم

منہ دی کسی دو وطن ذی لو ہو کے کب لگائی
یوں بھی کبھی ہوئی ہے دنیا میں کدخدائی
سہرے بہت گردن دولہا کے لب لگائی
شادی میں یہ مصیبت یارو نظر کرو تم

یہ ظلم و جور کسکے ناموس پر ہوا ہے
کب عورتوں کا عریاں اس طرح سر ہوا ہے
دست ستم سے غارت یوں کسکا گھر ہوا ہے
دیکھا ہو گر کسی جا ادس کا نشان دو تم

زن ہے کوئی کہ جسکا دامن ملک نہ دیکھے
ظلم و ستم کسی نے اب تک نہ دیکھے
اور انکے سر پہ چادر دور فلک نہ دیکھے
باور کرو یہ ہوگئے دین نبی میں جو تم

ناموس پر کسیکے احوال تھا یہ طاری
تھی تشنگی سے کس کے بچوں کو بیقراری
کن عورتوں نے ننگے اونٹوں کی سواری
یہ ننگے چلے ہیں یوں خون جگر پیو تم

سر باپ کا اٹھائے نیزے پہ بر ملا تھا
زنجیر پاؤں میں تھی اور طوق میں گلا تھا
بیٹا کبھو کسی کا یوں منزلیں چلا تھا
انکو رو یہ سنکر فلک حق کے بھی ڈرو تم

بیٹی کسی کی تم میں کسکی جیسی کہ تھی سکینا
کرتا بھی وقت غارت جسکا گیا ہو چھینا

روتا ہی جسکی خاطر بے مکہ تا مدینا
لازم ہی یہ کہ رووو اشک اوسکے غم مین بہو تم

محشر مین اسطرح سے آویگی مان کسو کی
گر فکر دامن تمین ہی کچھ اپنی آبرو کی
ڈالے ہوے سر اوپر چادر بھری لہو کی
دامان و آستین یان رو رو کے تر کرو تم

کن نے کسی کا بیٹا اس حال مین ستایا
جو تھک گیا تو اسکو شمشیر سے ڈرایا
کب مار مار چابک یون منزلین چلایا
اقرار گر کرو یہ تو ہو دروغ گو تم

میت پہ کب یہ جور چرخ کہن رہا ہے
گو کسکے جسم موتی دور از کفن رہا ہے
چالیس دن کسی کا بے دفن تن رہا ہی
تا مژہ مین دانہ دو اشک کا پرو تم

کسکا وبال کن نے گردن پہ یون لیا ہی
گھوڑون کا قصد اوپر دوڑانیکا کیا ہے
سر کاٹ کر کسیکا تن ٹکڑے کر دیا ہے
افسوس جو نہ ایسے مظلوم پر رو و تم

سر کاٹ تم مین کسکا رکھا تنور اندر
انصاف چاہتا ہی اس ماجرے کو سنکر
تن پر پڑی ہین کسکے یہ تیر و تیغ و خنجر
خوناب دل مین رو رو دو آنکھو ڈبو تم

سمجھو ہو ای عزیزو احوال ہی یہ کسکا
رونا یہ وہ ہی یارو گر آج سمجھو اسکا
حامی روز محشر نانا نبی ہے کسکا
بھر عمر چاہیے یون رو رو کے اب سرو تم

میری زبان پہ اسدم جنکا یہ ماجرا ہے
اس رونیکا فوائد وابستۂ جزا ہے
اولاد ہی علی کی اور آل مصطفی ہے
رو رو کے اپنے دلسے اونکے غم کو دھو تم

روضے مین فاطمہ جب روز جزا کو آوین
منہ کو تمہارے اپنے بابا کو لا دکھاوین
اور خشک ہو تمہاری آنکھون مین نم نہ پاوین
اسوقت ہاتھ اپنے رو رو کے گو ملو تم

ہر چند سر تمہارے واجب پڑی عبادت
رونا حسین پر ہی سب سے بڑی عبادت
کیسی ہی تم کرو اب یارو کڑی عبادت
کیا فائدہ کرو یون روزہ نماز گو تم

روی حدیث سے یون راوی نے کی روایت
رو لو تم اب ہو جتنی رونیکی تم مین طاقت
جو رووے یارو لاوے واجب ہی اسپہ جنت
اس رونیکی حلاوت محشر کے بیچ لو تم

سودا اگر تو چاہے عمر ابد کا جینا
خوانندگان کو دے دے اموال در خزینا
آل نبی کے غم مین نت خون دلکو پینا
بحرین بنا بنا کر کہ مرثیہ پڑھو تم